تذکرہ خاندان اہل حدیث

ایک علمی خاندان کی شمع فروزاں

پروفیسر عبدالحفیظ چوہدری

سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر پاک و بھارت میں جن علمی گھرانوں نے شمع اسلام کو فروزاں کیا' ان میں ''خاندانِ غزنویہ'' توحید و رسالت' للّٰہیت اور رواداری کے لیے معروف ہیں۔ حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی غزنہ (افغانستان) سے ہجرت ہندوستان میں ان کی تبلیغی مساعی کی بنیاد بنی۔ امرتسر میں ''دارالعلوم تقویۃ الاسلام'' کا سنگِ بنیاد ان کے دوسرے فرزند ارجمند امام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ فیض کا دامن بڑا وسیع تھا۔ ان کے علم و فضل اور روحانی فیوض و برکات کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔ ان کی برکت سے شہروں' قصبوں اور دیہات میں قال اللہ و قال الرسول کے غلغلے بلند ہونے لگے۔ علم و فضل کا یہ شجر طیبہ ''دارالعلوم تقویۃ الاسلام'' ایسا سرسبز اور بارآور ہو گیا کہ اس کے برگ و بار ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کے قلوب وارواح کے لیے حیات بخش ثابت ہوئے۔ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مولانا عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید احمد علی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفاتِ حسرت آیات کے بعد اس چشمہ فیض کی نگرانی مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے کاندھوں پر آن پڑی۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اور خصوصاً جماعت اہل حدیث کو منظم کرنے میں جو کردار ادا کیا' اس کو تاریخ کبھی بھی فراموش نہ کر سکے گی۔ مگر ان سب مساعی کے باوجود مولانا غزنوی کو ایک غم جو آخری عمر میں پریشان کرتا رہا' وہ یہی تھا کہ اس مسند علم و عمل کا وارث کون ہوگا۔ جسے عنقریب چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ مولانا عمر فاروق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جو مولانا داؤد غزنوی کے بڑے فرزند تھے' انہوں نے اپنی ساری زندگی تحریک مجاہدین میں کھپا دی تھی۔ ان کے چھوٹے بھائی اور مولانا داؤد غزنوی کے چھوٹے فرزند پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ابھی اس بوجھ کو اٹھانے کے لیے تیار نظر نہ آتے تھے۔ سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی' ہر طرف قرآن و سنت اور توحید و ذکرِ الٰہی کی صداؤں سے معمور پایا۔ اپنے والد گرامی سے سبقاً بخاری و مسلم اور عربی گرائمر کے سب مرحلے بھی طے کیے' مگر نہ جانے انہیں حالات نے کیسے تشکیک کی وادیوں میں کھینچ لیا۔ کالج کے طالب علم کی حیثیت سے ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھا جائے تو ان کے اساتذہ کی رائے میں ایک لاابالی نوجوان' ذہانت و فطانت کا پیکر' لباس و وضع قطع سے ماڈرن نہیں بلکہ الٹرا ماڈرن۔ کسے خبر تھی کہ وقت کے ساتھ یہ سب فیشن سادگی' درویشی میں ڈھل جائیں گے۔ اورنٹیل کالج سے ایم اے عربی میں گولڈ میڈل حاصل کرنے کے بعد ایل ایل بی کی پُرخار وادی میں قدم رکھا اور بقول خود انہی کے ''ہم نے چٹخارے لے لے کر ایل ایل بی پاس بھی کر لیا۔''

• اسلامیہ کالج لاہور میں ہی عربی کے لیکچرار کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور اس دور میں طبیعت تشکیک سے تصوف کی طرف مائل ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ذکر الٰہی سے سرشار رہنے لگے اور قرآن کے اصلی ماخذوں کے ڈھیر ان کے چاروں طرف نظر آنے لگے۔ ۱۹۶۲ء دسمبر کی وہ یخ بستہ صبح جس روز والد گرامی نے اجل کو لبیک کہا' تازیانہ ثابت ہوئی اور بالآخر ''دارالعلوم تقویۃ الاسلام'' میں جمعۃ المبارک سے اس مبارک مشن کا آغاز ہوا۔ کالجوں' یونیورسٹیوں میں اپنی ذہانت کا لوہا منوانے والا استاد اب منبر و محراب سے توحید و سنت کے گوہر آبدار بکھیرنے لگا۔ غزنوی خاندان کے روایتی حسن و جمال پر سیرت و کردار کی مثبت چھاپ نے زبان و بیان میں وہ جادو بھرا کہ جس نے ایک دفعہ بات سنی گرویدہ ہو کر رہ گیا۔

دیہات اور بے علم طبقہ میں وعظ کہنا بڑا آسان کام ہے' مگر لاہور کے انتہائی تعلیم یافتہ حلقوں میں انجینئر' ڈاکٹر' سائنس دان' علوم قدیم و جدید کے ماہرین بھرے پڑے اس تاریخی شہر میں یہ ایک نئی آواز تھی۔ جس نے دل و دماغ کو مٹھی میں لے لیا تھا۔ کوئی بات قرآن و سنت کے علاوہ نہ ہوتی۔ کوئی بات بغیر دلیل اور حوالے کے نہ ہوتی۔ وعظ کا ایسا حکیمانہ انداز کہ کسی فرقہ کے لوگ انگلی نہ اٹھا سکتے۔ ہر طبقہ فکر کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ خاندانی طور پر اہل حدیث مسلک تھا۔

مجھے یاد ہے کہ ریڈیو پر جو ہفتہ وار محفل منعقد ہوتی تھی' اس میں ایک دفعہ آداب بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی تھی۔ تقریر ختم کر کے اٹھے تو اہل محفل لپک لپک کر ہاتھ چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی یہ لطافتیں آج تک کسی سے نہیں سنیں۔

اسلامیہ کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹی سے جامعہ اسلامیہ بہاول پور کی وائس چانسلری تک سارے مرحلے جلد از جلد طے پاتے گئے۔ شاید اسی لیے اجل بھی جلد تعاقب کرتی رہی۔ ملازمت کے جھمیلوں کے باوجود تبلیغ کا ایک ایسا جذبہ قلب و جگر میں سما گیا تھا کہ بہر حال اس کی تدبیریں کرتے رہتے تھے۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین' ماہر تعلیم' واعظ مقرر' خطیب اور نقاد تھے۔ قدیم و جدید علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ عربی' انگریزی' اردو اور پنجابی زبان پر عبور حاصل تھا۔ کبھی دیہات میں جانا ہوتا تو پنجابی میں تقریر کرتے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جو آپ کے بہت

سے جاننے والوں کے علم میں نہیں۔

علم وعمل کی جس ناب سے وہ سیراب ہوئے تھے، وہ خالص توحید وسنت کے سرچشموں سے کشید کی گئی تھی۔ جس خاندان نے آپ کی آبیاری کی، وہاں تعصب اور تنگ نظری کو کوئی بار حاصل نہ تھا۔ اس لیے ملک کے کونے کونے اور گوشے گوشے سے ہزاروں دعوتیں آتی تھیں۔ باوجود سرکاری ملازمت کے بقدر استطاعت دین کی خدمت میں کبھی غفلت اور سستی کو دخل نہ ہوا۔ حق بات کہنے اور برملا کہنے میں کبھی ملازمت جیسی ناچیز رکاوٹوں کا خیال نہ آیا۔

ایوب خان مرحوم کے زمانہ میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جہاد کے موضوع پر جو خطبات ریڈیو پاکستان اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں جمعہ کے روز دیتے رہے، ان کی صدائے بازگشت آج بھی کبھی کبھی سنائی دیتی ہے۔

یہ دور قحط الرجال کا ہے۔ آج اس قدر خوبیاں کسی ایک انسان میں ڈھونڈنے جائیں، تو ملنا محال ہے۔ علم و فضل کا پیکر، زہد وتقویٰ کا حامل، ذکر الٰہی سے سرشار، توحید و سنت کا شیدائی، قدیم وجدید علوم کا سنگم، زندگی اسلام کی خاطر وقف کر چکے تھے۔ اسی مشن میں جان، جان آفرین کو دی اور لندن میں عالم جاودانی کو سدھارے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قناعت کا یہ عالم تھا کہ پسماندگان کے لیے کوئی بینک بیلنس نہیں، کوئی قطعہ زمین نہیں، مادیت کے اس دور میں ایسی ہستیاں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔ جو خلاء حضرت سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانے سے پیدا ہوگیا ہے، اس کا بھرنا محال ہی نہیں، ناممکن نظر آتا ہے۔ ایسی تاریخ ساز ہستی کا اٹھ جانا ملک وملت کے لیے نقصان کا باعث ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا تھا۔

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی صفا ہاں نہ سمرقند

سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس شعر کی سچی تصویر تھے۔ ایک دفعہ گفتگو کے دوران فرمایا تھا کہ ہم نے "مزاج غزنوی" مگر قسمت ایازی پائی ہے۔ ان کی ساری زندگی کو ایک نظر دیکھا جائے تو اس فقرے کی حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔

وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ جس محفل میں ہوتے، اسے باغ وبہار بنا دیتے۔ جس جلسہ میں آپ نہ آتے، رونق پھیکی پھیکی نظر آتی۔ ہر جمعرات گھر میں "محفلِ ذکر" کا اہتمام ہوتا۔ مختصر ترین وقت میں قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ اللہ کی یاد میں چند لمحے بسر ہوتے۔ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

آسماں سجدہ کند بہرے زمینے کہ برو
یک دوکس یک دو زماں بہر خدا بنشینند

بات کرنے کا جو ڈھنگ اور سلیقہ اللہ نے انہیں عطا کیا تھا، وہ انہیں کا حصہ تھا۔ سامعین کو کبھی ملول ہونے کا موقع نہ دیتے۔ بلکہ عین اس وقت بات ختم کر دیتے، جہاں "ھل من مزید" کی بازگشت سنائی دینے لگتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: ترجمۃ القرآن

اس کفرانِ نعمت اور ناشکری کی سزا اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو یہ دی۔ امن وامان کی جگہ خوف وہراس اور رزق کی فراوانی کی جگہ بھوک اور قحط کا عذاب مسلط کر دیا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر اور دیگر مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا فرمائی کہ اے اللہ! ان پر اس طرح قحط سالی مسلط کر دے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر میں ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل مکہ مردار جانور، ہڈیاں اور درختوں کے پتے اور خشک چمڑے چبا کر گزارا کرنے پر مجبور ہوگئے۔ پھر مکہ کے سردار ابوسفیان وغیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ تو صلہ رحمی اور عفو ودرگزر کی تعلیم دیتے ہیں، یہ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ قحط ہم سے دور ہو جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔

قارئین کرام! آیئے سوچئے کیا ہم پوری قوم ﴿من حیث القوم﴾ کفرانِ نعمت کا ارتکاب تو نہیں کر رہے۔ یقیناً ہم کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ہمیں وطنِ عزیز کا خطہ لاکھوں قربانیوں کے بعد عطا فرمایا۔ پاکستان کے بنانے والوں نے نعرہ لگایا، پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ اور ہم نے یہ وعدہ کیا کہ اسلام کو اس ملک میں نافذ کریں گے۔ لیکن ہمارے حکمران اور عوام اور پوری قوم اس عہد وپیمان کو بھول گئی اور آج جو ہمارے پاس اللہ کی عظیم الشان نعمت دین اسلام اور قرآن وسنت کی صورت میں موجود ہے، اس کی عملی طور پر ناشکری اور کفرانِ نعمت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کے سکون کو غارت کر دیا اور پورا معاشرہ جرائم کی آگ میں جل رہا ہے۔ امن وامان کی جگہ بدامنی اور بدنظمی، قتل وغارت، دہشت گردی اور عزت وناموس کا پامال ہونا اور کثرت سے بم دھماکوں کی وجہ سے علماء کرام کا قتل ہونا۔ غربت وافلاس کا دن بدن بڑھنا، یہ سب کچھ اسلام کی بغاوت وسرکشی اور انسانوں کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے عظیم الشان احسانات وانعامات کا شکر ادا کرنے کی توفیق سے نوازے اور کفرانِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید ورنگدار پختہ کلر
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد